قرآن کالج لاہور ___ ایک تعارف

___ پروفیسر احمد شفیع چودھری، پرنسپل قرآن کالج ___

امسال ایف اے کے داخلوں کے موقع پر قرآن کالج لاہور اور اس کے کورسز کی تشہیر و تعارف کے لئے قرآن آڈیٹوریم میں ایک تعارفی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجتماع میں قرآن کالج کے پرنسپل جناب احمد شفیع صاحب نے نہایت جامع انداز میں کالج کا تعارف کرایا جسے ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

قرآن کالج دراصل ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ اس کالج کے ذریعے اس تحریک کے مقاصد حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اس عمارت میں اس کالج کا اجراء چھ سال قبل عمل میں آیا۔ اور اب یہ کالج بین الصوبائی حیثیت اختیار کر چکا ہے، کیونکہ پاکستان کے ہر صوبے اور علاقے کے طلباء یہاں داخلہ لیتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بلوچستان، سرحد، سندھ، پنجاب، قبائلی علاقے، شمالی علاقے، سوات اور آزاد کشمیر کے طلباء زیر تعلیم رہتے ہیں۔

یہ کالج دینی و دنیوی تعلیم کے حسین امتزاج کا مرقع ہے۔ ایک جانب تو یہاں عربی گرائمر یعنی صرف و نحو کی بھرپور تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے، طلباء میں اتنی استعداد پیدا کی جاتی ہے کہ وہ قرآن حکیم کو تراجم کے بغیر سمجھ سکیں، اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے تجویز کردہ "قرآن حکیم کے منتخب نصاب" کا تفصیلی درس دیا جاتا ہے، نیز قرآن کے تجوید و حفظ کے علاوہ فقہ اور حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن مجید کے کچھ حصے کے ترجمے اور تفسیر سے روشناس کرایا جاتا ہے، اور دوسری جانب بورڈ اور یونیورسٹی کے مقرر کردہ نصاب کے عین مطابق ایف اے اور بی اے کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ لازمی مضامین کے علاوہ یہاں دوسرے کالجوں کی طرح آرٹس میں کئی انتخابی مضامین کا Choice موجود ہے۔ چنانچہ ایف اے کی سطح پر یہ انتخابی مضامین پیش کئے گئے ہیں: عربی، معاشیات،

© rasailojaraid
© rasailojaraid
© rasailojaraid

سوکس، فلسفہ، ریاضی، تاریخ اور اسلامیات۔

قرآن کالج میں، اس کے نام کی مناسبت سے، عربی کی تدریس لازمی ہے۔ اس کے علاوہ ہر طالب علم ان انتخابی مضامین میں سے کوئی سے دو مضامین کا انتخاب کر سکتا ہے۔ بعینہٖ بی اے میں بھی انتخابی مضامین کا Choice دیا گیا ہے۔

کالج میں طلباء کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک انتہائی ساز گار ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ یہاں کے اکثر طلباء ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں، جہاں ان کی تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں نماز باجماعت کا پابند بنایا جاتا ہے۔ فجر کی نماز کے لئے خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور طلباء کو بروقت بیدار کر کے نماز کی سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ان طلباء میں دینی شعور اجاگر کرنے کے لئے ہفتے میں تین دن تذکیری اجتماع منعقد کئے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہاسٹل میں ایسی فضا قائم کی جاتی ہے جس سے طلباء میں اسلام سے وابستگی اور قرآن مجید کے ساتھ ان کے تعلق کو فروغ ملتا ہے۔ اگر آپ کو کبھی صبح کے وقت ہاسٹل آنے کا اتفاق ہو تو آپ کو ہاسٹل کے کمروں سے تلاوت قرآن کی روح پرور گونج سنائی دے گی اور سارا ماحول آپ کو اس آواز کی حلاوت سے سرشار نظر آئے گا۔

ہاسٹل کے طلباء کو بے مہار گھومنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہاں بھی تعلیمی فضا برقرار رکھی جاتی ہے۔ شام کے وقت انہیں ہوم ورک کرنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ وہ کالج کے پرسکون ماحول میں مختلف کمروں میں جمع ہوتے ہیں جہاں سٹاف کا کوئی رکن موجود ہوتا ہے جو ان کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کی تعلیمی مشکلات دور کرتا ہے۔ یہاں طلباء کے لئے لائبریری کی سہولت بھی موجود ہے۔

<u>سٹاف</u> : کالج کے سٹاف میں کوالیفائڈ اور تجربہ کار اساتذہ شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کالجوں سے ریٹائرڈ پروفیسر ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی درس و تدریس میں صرف کی۔ یہ تمام اساتذہ کالج کے اوقات میں پوری لگن، تندہی اور باقاعدگی سے طلباء کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ طلباء کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ان کے ساتھ جان کھپائی جاتی ہے اور ان کی استعداد کار میں قابل قدر اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں ان کارکردگی کسی بھی اچھے

© rasailojaraid

کالج سے کمتر نہیں ہوتی۔

کارکردگی : آپ کو شاید یہ بات معلوم نہ ہو کہ اب تک ہمارے ہاں جو طلباء داخلہ لیتے ہیں، ان میں سے اکثر کی کارکردگی میٹرک کے امتحان میں اتنی اچھی نہیں ہوتی۔ انہوں نے عموماً Low سیکنڈ ڈویژن یا تھرڈ ڈویژن میں امتحان پاس کیا ہوتا ہے، لیکن یہاں کے سازگار تعلیمی ماحول میں رہ کر وہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور بہت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

یہاں میں پچھلے سال کے ایف اے کے نتائج کی ایک جھلک پیش کرتا ہوں (کیونکہ اس سال کے نتائج کا ابھی انتظار ہے) کالج کا نتیجہ تقریباً ۹۰ فیصد تھا۔ کامیاب ہونے والے لڑکوں میں سے چند یہ ہیں :

نام	میٹرک میں نمبر	فیصد	ایف اے میں نمبر	فیصد
1 ۔ خالد جہانگیر	416	%49.76	713	%65
2 ۔ محبوب الحق	477	%56	717	%65
3 ۔ محمد ذکاء	423	%49.76	723	%67.54
4 ۔ محمد آصف	533	%62	748	%68

یہاں ایک بات نوٹ کرلیں کہ ان نمبروں میں عربی مضمون کا حصہ نمایاں ہے۔ یہاں اکثر طلباء جب داخلہ لیتے ہیں تو وہ عموماً عربی سے نابلد ہوتے ہیں۔ یہاں آکر وہ الف، با سے شروع کرتے ہیں اور اپنے آپ کو امتحان میں بہترین کارکردگی کا اہل بنالیتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ جن طلباء کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ان میں سے پہلے طالب علم نے عربی کے مضمون میں ۲۰۰ نمبروں میں سے بورڈ کے امتحان میں ۱۶۴ نمبر حاصل کئے، دوسرے نے ۱۶۹ نمبر، تیسرے نے ۱۷۷ نمبر اور چوتھے نے ۲۰۰ میں سے ۱۸۸ نمبر حاصل کئے۔ یعنی کل نمبروں میں سے صرف بارہ کم۔

طلبہ کا مستقبل : ہم سے اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ اس کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہمارے بچوں کا مستقبل کیا ہوگا۔ یہ نتائج سامنے رکھتے ہوئے آپ میرے ساتھ یقیناً اتفاق کریں گے کہ جو طلباء اتنی استعداد حاصل کرلیتے ہیں وہ زندگی کی دوڑ میں کسی سے پیچھے

© rasailojaraid
© rasailojaraid
© rasailojaraid

نہیں رہ سکتے، بلکہ دوسروں پر سبقت حاصل کرنے کے لئے پرعزم نظر آتے ہیں۔ ایسی صلاحیتوں کے حامل طلباء جب یہاں سے بی اے کرکے اپنی صلاحیتوں کو مزید صیقل کریں گے تو کون ہے جو ان کی کسی بھی اچھے ادارے میں پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم حاصل کرنے میں سدِ راہ ہو۔ وہ M.B.A., M.P.A., M.Ed., M.A., L.L.B میں سے کسی بھی کورس میں داخلہ لے کر اپنے مستقبل کو درخشاں بنا سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر وہ C.S.S، P.C.S یا کسی بھی Competition میں شریک ہونے کا فیصلہ کرلیں تو ان کی کارکردگی ان شاء اللہ نمایاں ہوگی اور عربی زبان ان کی بھرپور مدد کرے گی۔ اور اگر وہ Math کو بھی بطور انتخابی مضمون اختیار کرلیں (جو یہاں بطور انتخابی مضمون پڑھایا جاتا ہے) تو ان کی کامیابی کا دائرہ اور وسیع ہوگا، کیونکہ Math میں بھی نمبر زیادہ آتے ہیں اور ہمارے ہاں اس وقت ایک بہت ہی تجربہ کار استاد، پروفیسر ڈاکٹر شاہ مبین الحق کی شخصیت موجود ہے جنہوں نے انجینئرنگ یونیورسٹی میں تقریباً ۳۰ سال Math کی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ان سب مواقع کے ہوتے ہوئے جن کا میں نے ذکر کیا ہے میرے نزدیک سب سے افضل بات تو یہ ہے کہ اس کالج کے فارغ التحصیل طلباء اپنی عملی زندگی میں قرآن کے معلم اور مبلغ بن کر ملت اسلامیہ کی راہنمائی کے فرض سے عہدہ بر آ ہوں۔ اور وہ یہ فرض زیادہ احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔

ہم نصابی سرگرمیاں : کالج میں ہم صرف نصابی تعلیم پر ہی زور نہیں دیتے بلکہ طلباء کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کا بھی خاطر خواہ اہتمام کرتے ہیں تاکہ ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ صرف ایک تعلیمی سال کے دوران میں یہاں کم و بیش دس انعامی مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں جن میں قرآن حکیم، سیرت النبی ﷺ کے کسی پہلو پر تقاریر، مضمون نویسی، حسن قراءت، ذہنی آزمائش اور دیگر موضوعات پر مقابلے شامل ہیں۔ نیز جو طلباء ان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرکے اپنے آپ کو انعام کا اہل ثابت کرتے ہیں انہیں سال کے آخر میں ایک خاص تقریب میں انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ طلباء ان مقابلوں میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔ انکی تعداد بڑی حوصلہ افزا ہوتی ہے اور ہر مقابلہ میں ان کی تعداد پچیس یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور ہمارے جیسے چھوٹے کالج میں

© rasailojaraid

اتنی تعداد میں طلباء کا کسی ایسے مقابلے میں شریک ہونا یقیناً ایک خوش آئند تصور ہے۔

ان ہم نصابی سرگرمیوں کی وجہ سے طلباء کی شخصیت کے کئی پہلوؤں کو جلا ملتی ہے 'ان میں تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا ہوتا ہے' جنرل نالج میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دوسروں سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ پروان چڑھتا ہے۔

یہاں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ پچھلے سال ادارہ منہاج القرآن نے ایک آل پاکستان بین الکلیاتی مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کروایا۔ ہمارے طلبہ نے بھی اس میں حصہ لیا اور ہمارے ایف اے کے ایک طالب علم نے وہاں پہلی پوزیشن حاصل کرکے اپنے آپ کو انعام کا اہل ثابت کیا اور اپنے کالج کا نام روشن کیا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نظم و ضبط : قرآن کالج میں نظم و ضبط کی حالت خاصی تسلی بخش ہے۔ کالج کے اوقات کار کے دوران تمام طلباء اپنی کلاسیں باقاعدگی سے اٹینڈ کرتے ہیں۔ جب کلاس میں ٹیچر موجود ہو تو آپ کو کوئی لڑکا کاریڈور میں یا باہر گھومتا نظر نہیں آئے گا' سب طلباء اپنی پڑھائی میں مشغول ہوں گے۔ وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے صرف وقفے کے دوران ہی اپنے ٹیوٹر یا متعلقہ اہلکار سے مل سکتے ہیں۔ اس طرح کالج میں صحیح تعلیمی ماحول پایا جاتا ہے اور یہاں شور شرابے یا بے مقصد گھومنے پھرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاتی۔

آخر میں کچھ ایک سالہ کورس کے بارے میں ذکر کروں گا۔ یہاں کالج میں ایف اے اور بی اے کی کلاسوں کے علاوہ رجوع الی القرآن کی تحریک کو تقویت پہنچانے کے لئے ایک سالہ کورس کا بھی انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ کورس دو سمسٹروں پر مشتمل ہے۔ اس میں داخلہ کے لئے ان امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے جو گریجویٹ ہوں اور وہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وقت نکال سکیں۔ الحمدللہ اس کورس کو بڑی پذیرائی حاصل ہے۔ اس کورس میں عربی گرائمر' ترجمۃ القرآن' حدیث' فقہ اور تجوید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ OO

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

پیش رفت

قرآن کالج لاہور میں ایف اے کے نئے داخلوں اور
اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کی مختصر رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے پیش نظر تعلیم و تعلّمِ قرآن کی جو مختلف اسکیمیں ہیں' ان میں قرآن کالج کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ امسال ایف اے سال اول میں ۴۴ طلبہ نے داخلہ لیا ہے۔ یہ تعداد بحمدِ اللہ خاصی حوصلہ افزا ہے۔ ان ۴۴ میں سے ۵ طلبہ نے میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی تھی جبکہ ۲۳ طلبہ کو سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی ملی۔ بقیہ طلبہ یا تو ابھی تک رزلٹ کے انتظار میں ہیں یا پھر وہ ہیں کہ جنہوں نے تھرڈ ڈویژن میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس اعتبار سے قرآن کالج کے حصے میں جو طلبہ آئے ہیں ان کے سابقہ تعلیمی ریکارڈ کو قطعاً شاندار قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ کہنا شاید غلط نہ ہو کہ لاہور کے دیگر کالجوں کے مقابلے میں یہ معاملہ اوسط معیار سے بہت کم ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر سال ہمارے کالج میں داخلوں کی صورتحال کم و بیش ایسی ہی رہتی ہے کہ ایک دو کے سوا باقی تمام طلبہ سیکنڈ ڈویژن یا تھرڈ ڈویژن کی کیٹیگری سے ہوتے ہیں۔ تاہم یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ قرآن کالج کے ایف اے کا رزلٹ لاہور کے دیگر کالجوں کے مقابلے میں بالعموم بہت بہتر ہوتا ہے۔ گزشتہ سال ایف اے کے بورڈ کے امتحان میں قرآن کالج کے طلبہ کی کامیابی کا تناسب ۸۹% تھا۔ ہمارا نہیں خیال کہ لاہور کے چوٹی کے کالجوں میں سے کسی کا رزلٹ اس کے آس پاس بھی ہو۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ بحمدِ اللہ قرآن کالج میں پڑھائی کے لئے ماحول بہت سازگار ہے' یہاں تدریس بہت باقاعدگی کے ساتھ ہوتی ہے' چھٹیاں بہت کم ہوتی ہیں' اساتذہ خود بھی محنت کرتے ہیں اور طلبہ سے بھی محنت کراتے ہیں۔

نئے داخلہ لینے والے ۴۴ طلبہ میں سے ۲۸ ہاسٹل میں اقامت گزیں ہوئے ہیں کہ ان کا تعلق پاکستان کے دیگر شہروں سے ہے' جبکہ ۱۶ طلبہ نے ڈے سکالر کے طور پر کالج میں داخلہ لیا ہے۔ ان ۴۴ میں سے قریباً نصف تعداد ان طلبہ کی ہے جنہیں ان کے گھریلو حالات اور معاشی صورتحال کے پیش نظر کالج کی ٹیوشن فیس یا ہاسٹل کے اخراجات میں جزوی یا کلی رعایت دی گئی ہے۔ بقیہ نصف کا داخلہ مکمل واجبات کی ادائیگی کی بنیاد پر ہوا ہے۔

☆ ☆ ☆

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

میٹرک اور انٹر کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے امسال بھی قرآن کالج میں، حسب روایت ۸ ہفتے کے ایک مختصر دینی و معلوماتی کورس کا انعقاد ہوا۔ اس کورس میں داخلہ اگرچہ ۳۸ طلبہ نے لیا تھا لیکن ۱۲ طلبہ بالکل آغاز ہی میں اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر اس کورس کو چھوڑ گئے۔ باقی ۲۶ طلبہ میں سے ۱۶ طلبہ اختتام تک باقاعدگی سے شریک ہوئے اور سند کے مستحق قرار پائے۔

اس ورکشاپ میں جو مضامین طلبہ کو پڑھائے گئے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے :

۱ ۔ نماز و قراءت قرآن کی تصحیح

۲ ۔ ارکان اسلام سے متعلق تفصیلات بذریعہ لیکچرز

۳ ۔ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے ابتدائی ۳ حصے مکمل، اور چوتھے حصے کے ابتدائی اسباق

۴ ۔ مطالعہ لٹریچر کے ضمن میں محترم ڈاکٹر اسرار صاحب کی کچھ کتب کا مطالعہ کروایا گیا۔

۵ ۔ عربی گرامر کہ جس میں صرف اسم سے متعلق ابتدائی مباحث شاملِ نصاب تھے۔

☆ ☆ ☆

© rasailojaraid

قرآن اکیڈمی کراچی میں تقریب تقسیمِ اسناد

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء بروز جمعرات بعد نماز عصر قرآن اکیڈمی کراچی میں "تقریب تقسیم اسناد" منعقد ہوئی۔ اس سادہ اور مبارک تقریب میں ان طلباء و طالبات کو اسناد دی گئیں جنہوں نے انجمن خدام القرآن سندھ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایک سالہ اور دو ماہی کورسز میں کامیابی حاصل کی تھی۔

ایک سالہ کورس منعقدہ ۹۴-۱۹۹۳ء اور ۹۵-۱۹۹۴ء اور دو ماہی کورس منعقدہ مئی تا جولائی ۹۵ء میں مجموعی طور پر ۷۵ طلباء و طالبات نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں ۳۳ طلباء اور ۴۲ طالبات شامل تھیں۔ محترم جناب چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب نے اپنے دست مبارک سے طلباء میں اسناد تقسیم کیں، جبکہ قرآن اکیڈمی کراچی کے شعبہ خواتین کی ناظمہ صاحبہ نے طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔ طلباء اور طالبات کے لئے یہ تقریبات ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ منعقد کی گئیں۔

طلباء میں تقسیم اسناد کی تقریب کا آغاز ذیشان عقیلی صاحب نے سورۃ الواقعہ کے آخری رکوع کی تلاوت و ترجمہ سے کیا۔ بعد ازاں، صدر انجمن خدام القرآن سندھ جناب زین

© rasailojaraid